## سوال

(177) کیا زید کے لئے پریذیڈنٹ فنڈ کے لئے کٹوتیاں کرانا جائز ہے

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا زید کے لئے پریذیڈنٹ فنڈ کے لئے کٹوتیاں کرانا جائز ہے جبکہ اس میں سود کا خدشہ ہے مگر دیگر صورت میں زید سودفی کے 625 روپے سے ہی محروم نہ ہوتا بلکہ محکمہ کہ شامل کردہ تین ہزار کے فائدہ سے بھی محروم رہتا؟ اگر زید محکمہ کو لکھ کر دے دیتا ہے کہ مجھے سد نہیں چاہیے تو اس طرح اس کے فنڈ میں سود کا اندراج نہ ہوتا اور اسے چھ ہزار روپے مل جاتے تو کیا یہ صورت ٹھیک ہے۔؟

اڑھائی فیصد شرکت کا مسئلہ

چند سال سے حکومت نے ملازمین کے لئے ایک نیا قانون شرکت کھاتہ کا بنایا ہے جس کی رو سے محکمہ خود بخود ہر سال اپنے سالانہ منافع کا اڑھائی فیصد حصہ ملازمین کا نام شرکت کھاتہ میں جمع کرتا رہتا ہے ی شرکت کھاتہ کی رقوم بھی پریذیڈنٹ فنڈ کی طرح صرف ملازمت سے علیحدگی پر ہی مل سکتی ہے۔ اگرچہ شرکت کھاتہ کی ساری رقوم محکمہ ہی کی طرف س ہوتی ہے مگر چونکہ ملازمین کے نام جمع ہوتی ہیں اس لئے ان میں سود بھی شامل ہوتا رہتا ہے۔ ایک خاص بات اس میں یہ کی گئی ہے کہ اصل شرکت کھاتہ کی رقوم تو محفوظ رکھ ی گئی ہیں مگر ان پر لگایا گیا گزشتہ تین سال کا سود اب ادا کیا جا رہا ہے شاید ہنگامی حالات کی وجسے گزشتہ سال بسا سود کے پیسے نہیں ملتے تھ خیال ہے کہ آئندہ سود کے پس تو ہر سال ملتے رہیں گے مگر شرکت کھاتہ کی اصلی رقوم بدستور جمع وہتی رہیں گی اور ملازم کی ملازمت کے اختتام پر ہی ملے گی اس شرکت کھاتہ کے گوشوارے کچھ اس قسم کے بنائے گئے ہیں۔

| پہلے سال | دوسرے سال | تیسرے سال | چوتھے سال |
|---|---|---|---|
| 500 | 650 | 600 | 1750 |
| 300 | 69 | 105 | 204 |

اڑھائی فی صد منافع کی نسبت سے محکمہ نے گزشتہ تین سال میں جو رقم زید کے نام اس کے شرکت کھاتہ میں جمع کی ہوئی ہے۔ 1750 ان رقوم پر سود کا اندراج جو تین سال میں ہوا 30-69-105 گزشتہ تین سال کے سود کے پیسے جو ج زید کو ادا کئے جاتے ہیں 204 روپے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر معلوم ہوجائے کہ محکمہ یہکٹوتی سود کے مال سے دیتا ہے تو پھر قرآن واحادیث کی رو سے اس کا لینا قطعاناجائز ہے اگر اس قسم کا علم نہیں تو پھر جائز ہے۔ کیونکہ حکومت کے پاس یا محکمہ کے پاس سارا مال سود کا نہیں ہوتا۔

## فتاویٰ علمائے حدیث

**جلد 14 ص 176**

محدث فتویٰ